رمضان المبارک کے روزہ و قیام کی فضیلت

تحریر:۔فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ
ترجمہ:۔شیخ محمد ادریس السلفی

برادران اسلام! آپ اس وقت عظیم ترین ماہ یعنی ماہ رمضان المبارک سے گزر رہے ہیں یہ مہینہ روزہ، قیام اللیل، تلاوت قرآن، جہنم سے آزادی، مغفرت، صدقات واحسان کا مبارک مہینہ ہے ایسا بابرکت مہینہ جس میں جنت کے دروازے کھلتے ہیں۔ نیکیاں کئی گنا ہوجاتی ہیں اور لغزشوں سے عفو و درگزر کیا جاتا ہے وہ مبارک ماہ جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں ایسا مبارک مہینہ کہ جس میں خالق کائنات لاتعداد کرم نوازیوں اور عطاؤں سے اپنے بندوں کو نوازتے ہیں وہ عظیم ماہ کہ جس کے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن قرار دیا ہے چنانچہ آپؐ نے اس کے روزے رکھے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو روزہ کا حکم ارشاد فرمایا اور اس کے متعلق فرمایا جو کوئی ایمان اور ثواب واجر کی امید کے ساتھ اس کے روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرمادے گا اور جو کوئی بھی اس کی راتوں کا قیام نیکی اور ثواب کی امید سے کرے گا۔ اس کے اگلے گناہ معاف فرمادے گا یہ وہ بابرکت ماہ ہے جس میں "لیلۃ القدر" کی پرسعادت رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے اب جو بھی اس مبارک گھڑی میں خیر و بھلائی سے محروم رہا گویا ہر چیز سے محروم ہوگیا۔

برادران اسلام! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے حتی المقدور کوشش کرکے اس کے روزوں اور راتوں کے قیام کے ساتھ اس کا حق ادا کرو۔ بھلائیوں کی طرف سبقت کا رجحان

پیدا کرو۔ سچی اور پکی توبہ کی طرف جلد بڑھو۔ آپس میں خیر خواہی‘ بھائی چارہ‘ نیکی‘ تقویٰ پر تعاون‘ بھلائی کا حکم‘ برائی سے منع کرنا‘ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے اجتناب غرضیکہ ہر اچھے کام کی طرف دعوت کا سماں پیدا کرو‘ تاکہ عنداللہ مقام عزت و تکریم اور اجر عظیم کے مستحق ٹھہرو۔

روزہ کی حکمتیں:۔۔اخروی نجات کی ضمانت اور جہان فانی میں روحانی اقدار کے فروغ کے ساتھ ساتھ روزہ جسمانی طور پر بھی متعدد خوبیوں سے مالا مال کر دیتا ہے اخلاق سیئہ کی طہارت خصائل مذمومہ مثلاً تکبر‘ بخل کا قلع قمع کر دیتا ہے جبکہ اس کے بالمقابل اخلاق فاضلہ‘ تزکیہ نفس‘ صبر‘ بردباری‘ اور جود وسخا سے مزین کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قربت کی راہوں پر گامزن کر دیتا ہے۔

انسان میں اپنے من کی شناخت‘ حاجات و ضروریات کا احساس اپنی کمزوری اور احتیاج کا احساس پیدا کر دیتا ہے روزہ اس چیز کا بھی سبق دیتا ہے کہ اے انسان تجھے خالق کی کتنی ہی نعمتیں میسر ہیں جو کہ دوسروں کو نہیں چنانچہ فقراء ومساکین کی حاجات وضروریات کا بلاواسطہ ادراک پیدا ہوتا ہے جن کی بنا پر شکر کی ادائیگی لازم بن جاتی ہے اور یہ احساس قوی سے قوی تر ہوتا جاتا ہے کہ اس مالک کی لاتعداد نعمتوں کے مقابلہ میں اطاعت و بندگی و فقراء کے ساتھ بھائی چارہ اور ان پر احسان وسخاوت میرا دینی وملی فریضہ ہے۔

اللہ جل شانہ نے روزہ کی حکمتوں کی طرف اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

" يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون" (بقرۃ ۱۸۳)

اے مسلمانو تم پر روزے اس طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم برائیوں سے بچو۔

اس آیت کریمہ میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہم پر روزہ کی فرضیت خشیت الٰہی پیدا کرنے کے لئے ہے دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ روزہ تقویٰ کا موجب ہے اور تقویٰ اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی بجا آوری‘ منہیات سے

اجتناب، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص محبت، اس کی طرف رغبت اور اسی ہی سے ڈرنے کا نام ہے۔

اسی سے انسان اللہ تعالیٰ کے عذاب اور غیظ و غضب سے نجات پائے گا۔ تقویٰ اور تقرب الی اللہ کے ذرائع میں سے روزہ ایک عظیم ترین ذریعہ ہے وہ امور اخروی جو تقویٰ کے لئے ممد و معاون ثابت ہوسکتے ہیں روزہ ان کے حصول کے لئے بھی ایک اہم ذریعہ و سبب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے بعض فوائد کی طرف اپنے اس فرمان عالیہ میں اشارہ فرمایا ہے۔

"یامعشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء"

اے نوجوانوں کی جماعت جو تم میں سے ہمت رکھتا ہے ضرور شادی کرے کیونکہ یہ آنکھ کو بہت زیادہ پست اور شرم گاہ کو بہت محفوظ کرنے والی ہے اور جو کوئی طاقت نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو مسل دے گا۔

آپ نے وضاحت فرما دی ہے کہ روزہ، روزہ دار کے لئے اشتہاء کو کنٹرول اور طہارت وپاک دامنی کا ایک بہترین ذریعہ ہے چونکہ شیاطین انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے اور روزہ ان راہوں کو تنگ کر دیتا ہے۔ چنانچہ شیطان کا تسلط کمزور پڑجاتا ہے تو ایمان کی حرارت تیز تر ہوجاتی ہے اور یاد الٰہی، عظمت خداوندی ہردم تازہ رہتی ہے اور پھر اسی کے سبب اہل ایمان کی اطاعت وفرمانبرداری مین کثرت واقع ہوتی اور گناہوں میں کمی ہو جاتی ہے۔ روزہ کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بدن کو ردی رطوبات سے پاک کرکے صحت و قوت فراہم کرتا ہے بیشتر اطباء اس کے معترف ہیں اور انہوں نے کئی ایک امراض کا علاج بھی اسی طریقہ پر کیا ہے اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون" اے ایمان والو تم پر روزہ اسی

طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح پہلی امتوں پر تھا تاکہ تم اس کے ذریعہ تمام گناہوں سے اجتناب کرسکو۔ اور یہ بات کھلے الفاظ میں بیان فرمادی ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہیں چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کر دیا ہے کہ روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک عظیم رکن ہے۔

صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "بني الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اقام الصلوة وايتاء الزكاة وصوم رمضان وحج البيت"

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار، نماز کا قیام، زکوۃ کی ادائیگی، رمضان کے روزوں اور بیت اللہ کے حج پر۔

برادران اسلام روزہ مطلق طور پر کثیر ثواب والا ایک عظیم عمل صالح ہے اور خاص طور پر رمضان المبارک کے روزے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں پر ضروری اور فرض قرار دیتے ہوئے اپنی بارگاہ میں فلاح وبہبود اور نجات کا سبب ٹھہرایا ہے اور صحیح حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ان النبي صلى الله عليه وسلم قال (يقول الله تعالى كل عمل ابن آدم له الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف الا الصيام فانه لي وانا اجزى به انه ترك شهوته وطعامه وشرابه من اجلي"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ابن آدم کے ہر نیک کام پر دس سے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے سوائے روزہ کے وہ تو میرے لئے ہے اور اس کی جزاء میں عطا کروں گا اس (ابن آدم) نے اپنی شہوت، کھانا اور پینا میرے لئے چھوڑ دیا ہے۔

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کی افطاری کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت بلاشبہ روزہ دار کے منہ کی متغیر بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ایک اور صحیح روایت میں ہے۔

"اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النار وسلسلت الشياطين" رمضان کی آمد پر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔
ترمذی اور ابن ماجہ میں آپ کا فرمان ہے۔

"اذا كان اول ليلة من رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وفتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب وغلقت ابواب النار فلم يفتح منها باب وينادي مناد ياباغي الخيراقبل ويا باغي الشراقصر ولله عتقاء من النار وذالك كل ليلة"

جب رمضان المبارک کی پہلی شب ہوتی ہے شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے دروازوں میں سے کوئی بند نہیں کیا جاتا۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی کھولا نہیں جاتا۔ اور آواز دینے والا بلند آواز سے پکارتا ہے اے بھلائی کے چاہنے والے متوجہ ہو اور اے برائی کے طالب رک جا اور رمضان المبارک کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہنم سے آزادی ملتی ہے۔

" عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال۔ اتاكم رمضان شهربركة يغشاكم الله فيه فينزل الرحمة ويحط الخطايا و يستجيب فيه الدعاء ينظر الله تعالى الى تنافسكم فيه ويباهي بكم ملائكته فاروا الله من انفسكم خيرا فان الشقي من حرم فيه رحمة الله" (رواه الطبرانی)

عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تمہارے پاس رمضان المبارک آگیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ تم پر سایہ فگن ہوں گے پس رحمت نازل فرمائے گا اور غلطیاں مٹا دے گا، پکارنے والوں کی پکار کو سنے گا، دعا قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں تمہاری رغبت اور لگن کو دیکھتے ہیں اور اپنے فرشتوں میں تمہارے ساتھ فخر فرماتے ہیں لہٰذا تم اپنے بارہ میں اللہ تعالیٰ کو اچھائی دکھاؤ، بلاشبہ بدبخت وہ ہے جو اس میں بھی رحمت الٰہی سے محروم رہا۔ (طبرانی)

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله فرض علیکم صیام رمضان وسننت لکم قیامه فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه (رواہ النسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے اس کا قیام (رات کے نوافل) سنت قرار دیا ہے پس جو کوئی بھی بحالت ایمان اور ثواب کی امید کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھے گا اور قیام کرے گا وہ اپنے گناہوں سے اپنی ماں سے جننے کے دن کی طرح (گناہوں سے) پاک ہوجائے گا۔

قیام رمضان المبارک کے ضمن میں کوئی معین حد نہیں کیونکہ آپؐ نے اس بارہ میں امت کے لئے کچھ بھی مقرر نہیں کیا امت کو اس کے قیام پر ابھارا تو ہے لیکن اس قیام کی رکعات کی تعیین وتحدید نہیں فرمائی۔ قیام اللیل کے متعلق آپ سے دریافت کیا گیا۔ فرمایا دو دو (رکعت ہے) جب تمہیں صبح ہونے کا خدشہ لاحق ہو ایک رکعت ادا کرلو۔ وہ (ایک رکعت) تمام نماز کو وتر کردے گی (بخاری ومسلم)

اس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اس ضمن میں شرع کافی وسعت رکھتی ہے جو بیس رکعت اور تین وتر پڑھنا چاہئے کوئی حرج نہیں ایسے ہی اگر کوئی دس رکعت اور تین وتر ادا کرنا چاہئے تو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی آٹھ رکعت اور تین وتر ادا کرے اس پر بھی کوئی حرج نہیں ہے بلکہ اس تعداد میں کمی بیشی پر بھی شرعاً کوئی مضائقہ نہیں، ہاں اس میں

شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ جو تعداد آپ اکثر وبیشتر ادا کرتے رہے اس باب میں وہی افضل و برتر قرار پائے گی۔ اور وہ یہ ہے کہ دو دو رکعت کرکے آٹھ رکعات اور تین وتر خشوع وخضوع اور اطمینان سے ادا کرے۔ جیسا کہ صحیحین میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

"عن عائشة رضی الله عنها قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسئل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہ ادا کرتے تھے چار رکعت ادا کرتے ان کی خوبی اور طوالت ناقابل بیان ہے پھر چار رکعت ادا کرتے ان کا حسن اور طول بھی کیا کہنے پھر تین رکعت ادا کرتے۔

صحیحین میں انہیں سے مروی ہے۔ کہ

"ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل عشر ركعات يسلم من كل اثنتين ويوتر بواحدة" آپ رات کو دس رکعت دو دو کرکے ادا کرتے اور ایک وتر۔ اس کے علاوہ متعدد روایات سے یہ بات بھی پایہ ثبوت تک پہنچی ہے کہ آپ بعض راتوں میں اس تعداد سے کم بھی ادا کرتے تھے اور ایسے ہی بعض راتوں میں دو دو کرکے تیرہ رکعت مع وتر کے بارہ میں بھی آیا ہے۔

یہ صحیح روایات اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ صلوۃ اللیل میں بحمد اللہ معاملہ کافی وسعت والا ہے اور اس سلسلہ میں ایسی معین تعداد نہیں کہ جس کا خلاف ناجائز ہو۔ یہ سراسر اللہ تعالی کا فضل، رحمت اور اپنے بندوں پر شفقت ہے تاکہ ہر مسلمان اپنی ہمت و طاقت کے مطابق ادائیگی کرسکے اور یہ رمضان وغیر رمضان میں عام ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ رمضان المبارک کے قیام اور تمام نمازوں میں مسلمان کو توجہ خشوع و خضوع اور اطمینان ملحوظ رکھنا چاہئے۔ نمازی کا قیام ہو یا قعود، رکوع ہو یا سجود یا تلاوت قرآن پاک سب میں سکون سے کام لے اور جلد بازی سے پرہیز کرے کیونکہ نماز کی اصل روح دل و جان اور جسم و اعضاء سے متوجہ ہونا اور خشوع کرنا ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے اسے اخلاص، صدق، رغبت، خشیت اور حضور قلب کے ساتھ مشروع فرمایا ہے لہٰذا اسی طریقہ پر ادا کرنا چاہئے۔ ارشاد ربانی ہے۔

"قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون"

تحقیق فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں اظہار عجز و نیاز کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وجعلت قرة عینی فی الصلاة"

اور میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں کر دی گئی ہے۔ اور "مسئ الصلوۃ" کو آپ نے فرمایا تھا جب تو نماز کی طرف کھڑا ہو تو وضوء مکمل کر، پھر قبلہ رخ ہو اور تکبیر کہ، پھر قرآن پاک سے تیرے لئے جو آسان ہو تلاوت کر، پھر رکوع کر حتی کہ تو حالت رکوع میں بالکل مطمئن ہو جائے، پھر رکوع سے کھڑا ہو یہاں تک کہ تو برابر کھڑا ہو جائے، پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو سجدہ کی حالت میں مطمئن ہو جائے، پھر سر اٹھا یہاں تک کہ تو اطمینان سے بیٹھ جائے پھر سجدہ کر حتی کہ تو حالت سجدہ میں مطمئن ہو جائے، پھر تو اپنی ساری نماز ایسے ہی ادا کر۔

اکثر لوگ رمضان المبارک میں نماز ایسے ادا کرتے ہیں جیسے وہ خود بھی نہیں سمجھ رہے ہوتے اور نہ ہی اس میں اطمینان ہوتا ہے بلکہ مرغ کی طرح ٹھونگے لگاتے ہیں ایسی نماز صرف ناجائز ہی نہیں بلکہ شرع میں معیوب کام شمار ہوتا ہے جس کے ساتھ نماز درست اور صحیح نہیں ہوتی۔ احادیث سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اطمینان نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ لہٰذا ایسی عادت سے اجتناب لازم ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اسوء الناس سرقة الذی یسرق صلاته قالوا یا رسول الله کیف

یسرق صلاتہ قال لا یتم رکوعھا ولا سجودھا"

چوروں میں سے بدترین وہ چور ہے جو نماز کی چوری کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول نماز کی کیسے چوری کرتا ہے آپ نے فرمایا نمازی رکوع، سجود پورا نہیں کرتا۔ احادیث سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ آپ ؐ نے جلد بازی کے ساتھ نماز ادا کرنے والے کو نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔

برادران اسلام نماز کو گرانقدر جانو اور اسی طرح ادا کرو جیسا کہ اسے ادا کرنے کا حکم ہوا ہے۔ اور اس عظیم ماہ مبارک کو غنیمت جانو، اس کی عظمت پہچانو (تم پر اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے) عبادات اور قربت کی راہوں کے ساتھ اس کی تعظیم بجالاؤ، فرمانبرداری اور اطاعت کی طرف اس عظیم ماہ میں بڑھے آؤ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کو اپنے بندوں کیلئے عظیم تر بنا دیا ہے آیئے اطاعت و فرمانبرداری اور اعمال صالحہ کے ساتھ قربت خداوندی کیلئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اس ماہ میں نماز، صدقات اور قرآن پاک بمع ترجمہ و تفسیر، تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، استغفار، نبی رحمت پر صلوۃ وسلام، فقراء و مساکین اور یتیموں کے ساتھ اچھا برتاؤ جیسے امور میں رغبت و کثرت کرو آپ ؐ تمام لوگوں سے سخی تھے اور پھر رمضان المبارک میں تو آپ ؐ کی اقتدا کرتے ہوئے فقیر و محتاج بھائیوں کی خوب امداد کرو اس ماہ میں مساکین کے روزہ رکھنے اور قیام کرنے کے لئے دل کھول کر مال خرچ کرو اور اس کا اجر صرف اور صرف اس عظیم بادشاہ پر چھوڑ دو۔

اپنے روزہ کو گناہوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھو۔ آپ ؐ سے یہ بات ثابت ہے کہ

"من لم یدع قول الزور والعمل بہ والجھل فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ"۔

جس کسی نے جھوٹی بات اس پر عمل اور جہالت و نادانی ترک نہ کی اس کے کھانا پینا ترک کرنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ایسے ہی آپ ؐ نے فرمایا

"الصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احد کم فلا یرفث ولا یسخب

فان امرؤ سابه احداو قاتله فليقل انی امرؤ صائم"

روزے ڈھال ہیں جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو فحش گوئی اور شور نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو (جواب کی بجائے) کہے کہ میں روزہ سے ہوں۔

آپ نے فرمایا "ليس الصيام عن الطعام و الشراب و انما الصيام من اللغو و الرفث"

کھانے پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں روزہ تو بیہودہ اور لغو کلام سے (رکنے کا نام) ہے۔

صحیح ابن حبان میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔

"من صام رمضان و عرف حدوده و تحفظ مما ينبغی له ان يتحفظ منه كفر ما قبله"

جس نے رمضان کا روزہ رکھا اس کی حدود کو جانا اور قابل اجتناب امور سے بچا رہا اس کے گزشتہ گناہ مٹ گئے۔

"قال جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنهما اذا صمت فليصم سمعك و بصرك و لسانك عن الكذب و المحارم و دع اذى الجار و ليكن عليك و قار و سكينة و لا تجعل يوم صومك و يوم فطرك سواء"

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تو روزہ رکھے تو چاہئے کہ تیرا کان بھی روزے سے ہو آنکھ بھی جھوٹ اور حرام کردہ امور سے روزہ رکھے اور تو پڑوسی کو ایذا رسانی سے رک جائے تجھ پر وقار و سکون ہونا چاہئے روزے والا اور بغیر روزہ کا دن برابر نہیں ہونا چاہئے۔

رمضان اور غیر رمضان میں نماز پنجگانہ کا قیام مسلمان کیلئے انتہائی لازمی ہے کیونکہ

نماز دین کا ستون ہے کلمہ شہادت کے بعد تمام فرائض سے بڑا فریضہ ہے اللہ جل شانہ نے نماز کی اہمیت کا تذکرہ اور حکم قرآن پاک میں بار بار فرمایا ہے ارشاد ہے۔ " حافظوا علی الصلوات والصلاة الوسطی وقوموا الله قانتین" نماز کی محافظت اور پابندی کرو خصوصا درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور میں عاجزی و ادب سے کھڑے ہوا کرو۔ اور فرمایا

"اقیموا الصلوة واتوا الزکاة واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون"

نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اس ضمن میں بہت زیادہ آیات مبارکہ وارد ہوئی ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"العهد الذی بیننا وبینهم الصلوة فمن ترکها فقد کفر"

ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان عہد (پہچان) نماز ہے تو جس کسی نے بھی اسے ترک کیا اس نے کفر کیا۔

آپؐ سے بسند صحیح مروی ہے

"من حافظ علی الصلوة کانت له نورا وبرهانا ونجاة یوم القیامة ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نور ولا برهان ولانجاة وکان یوم القیامة مع فرعون وهامان وقارون وابی بن خلف"

جو کوئی نماز پر محافظت و دوام کرے گا یہ اس کیلئے قیامت کے روز نور حجت اور نجات کا باعث ہوگی۔ اور جس نے نماز پر حفاظت نہ کی اس کیلئے یہ نور و حجت اور نجات کا باعث نہ ہوگی۔ اور وہ روز قیامت فرعون، ھامان، قارون اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔

نماز کی باجماعت ادائیگی :۔

مردوں پہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے "من سمع النداء فلم یات فلا صلاة له الا من عذر" جس نے اذان سنی پھر نماز کیلئے نہ آیا اس کی نماز نہیں مگر یہ کہ اسے کوئی عذر ہو اسی طرح حدیث میں ہے کہ جاء ہ صلی الله علیه وسلم رجل اعمی فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم انی رجل شاسع الدار عن المسجد ولیس لی قائد یلائمنی فهل لی من رخصة ان اصلی فی بیتی فقال له النبی صلی الله علیه وسلم هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب" (اخرجہ مسلم فی صحیحہ)

آپؐ کے پاس ایک نابینا شخص حاضر ہوا' عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا گھر مسجد سے دور ہے مجھے راہنمائی کرنے والا میسر نہیں تو کیا میرے لئے رخصت ہے کہ اپنے گھر نماز ادا کرلوں آپؐ نے فرمایا کیا تو نماز کی پکار سنتا ہے؟ عرض کی جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا قبول کر (یعنی پکارنے والے کی پکار پر حاضر ہو)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے (اپنے معاشرہ کو) دیکھا تھا کہ نماز سے صرف کھلم کھلا منافق ہی پیچھے رہتا تھا۔

اللہ کے بندو نماز کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا باجماعت خیال کرو رمضان اور غیر رمضان میں اس کی تلقین کیا کرو۔ (انشاء اللہ) مغفرت و بخشش اور کئی گنا اجر پاؤ گے۔ اللہ تعالی کے غیظ و غضب اور عذاب سے نجات حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالی کے دشمن منافقین کی مشابہت اور طور اطوار سے محفوظ ہو گئے۔

زکوۃ کی ادائیگی :۔

نماز کے بعد اہم ترین فریضہ زکوۃ ہے جو اسلام کا تیسرا رکن ہے کتاب و سنت میں اس کا ذکر ۔۔۔ نماز کے ساتھ آیا ہے گویا جیسے اللہ تعالی نے خود اس کی اہمیت واضح فرمائی ۔ہے ایسے

ہی اس کی عظمت کو جانو اور اس کی وقت پر ادائیگی میں جلد بازی سے کام لو۔ اسے مستحقین تک پہچانے میں جلدی دکھاؤ۔ خلوص نیت رضا ورغبت اور منعم کے شکر کے ساتھ اس کی ادائیگی کرو۔ یقیناً یہ زکوٰۃ تمہارے لئے پاکیزگی اور تمہارے مالوں کیلئے طہارت ہے اور اس ذات کے شکرانہ کا ذریعہ جس نے تم پہ دولت مندی کا انعام فرمایا ہے اور یہ فقراء کے ساتھ بھائی چارہ کی علامت ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "خذ من اموالهم صدقة تطهرهم و تزكيهم بها" اے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام ان کے مال و دولت سے صدقہ لیجئے اس کے ساتھ ان کے ظاہر و باطن کو پاک کیجئے۔ اسی طرح فرمایا "اعملوا آل داود شكرا وقليل من عبادی الشكور" (سبا ۱۳) اے آل داؤد علیہ السلام (خدا کا) شکر بجالاؤ اور میرے بندوں میں شکر ادا کرنے والے بہت ہی کم ہیں۔

جس وقت نبی اکرم ﷺ نے معاذ بن جبل کو یمن کی جانب بھیجا تو فرمایا

انک تاتی قوما من اهل الكتاب فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وانی رسول الله فان هم اطاعوک لذلک فاعلمهم ان الله افترض عليهم خمس صلوات فی کل یوم ولیلة فان هم اطاعوک لذلک فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة تؤخذ من اغنياء هم وترد على فقراء هم فان هم اطاعوک لذلک فایاک و كرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب" (متفق علیہ)

تحقیق تو اہل کتاب کے پاس جائے گا پس تو انہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی طرف دعوت دینا۔ اگر وہ اس پر تیری اطاعت کرلیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس پر بھی تیری فرمانبرداری کرلیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے اغنیاء سے لیکر ان کے فقراء پر تقسیم کیا جائے گا اگر وہ اس پر بھی تیری اطاعت کریں تو ان کے عمدہ اموال سے اجتناب کرنا، مظلوم کی دعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ

(رکاوٹ) نہیں ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ اس بابرکت ماہ میں نان و نفقہ کے متعلق فقراء و مساکین اور سوال سے اجتناب کرنے والوں کا خیال کریں اور فراوانی سے کام لیں روزہ رکھنے، قیام اللیل کرنے (یعنی آپ کی اقتداء کرتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے اور ان کے انعامات و احسانات کا شکریہ بجالاتے ہوئے (ان کی مدد کیلئے ہاتھ بڑھائیں) اللہ جل شانہ نے پرہیزگاروں کیلئے اجر عظیم اور مال خرچ کرنے والوں پر مزید عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ارشاد ربانی ہے "وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عنداللہ ھو خیرا واعظم اجرا" اور جو تم نے آگے بھیجا ہے اپنے نفسوں کیلئے بھلائی سے تم اس کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پاؤ گے بہتر اور عظیم اجر کے اعتبار سے اور فرمایا "وما انفقتم من شئی فھو یخلفه وھو خیرالرازقین"

بھائیو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے ہر ایسی خصلت بد سے (پرہیز کرو) جو روزہ کے منافی ہو اس کا اجر کم کردینے والی ہو۔ اور غضب الٰہی کو دعوت دینے والے تمام امور یکسر ترک کردو مثلاً سود، بدکاری، چوری، ناحق قتل، یتیموں کا مال کھانا، عزت و ناموس پر ہاتھ ڈالنا، اموال میں دھوکہ بازی، خیانت، والدین کی نافرمانی، قطع رحمی، ناحق قطع تعلق، کینہ، بغض، حسد، نشہ آور اشیاء کا استعمال، تمباکو نوشی، غیبت، جھوٹ، جھوٹی گواہی، باطل دعوے، جھوٹی قسمیں، ڈاڑھی منڈانا یا کٹوانا، مونچھیں لمبی کرنا، تکبر کرنا، ٹخنوں تلے کپڑا لٹکانا، گانے سننا، عورتوں کا اظہار زینت کرنا، بے پردگی، غیر مسلم عورتوں جیسا تنگ اور چھوٹا لباس پہننا، ایسے ہی اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ؐ کے منع کیئے ہوئے امور (ان سے اجتناب انتہائی ضروری ہے) یہ گناہ ہر وقت اور ہر جگہ حرام ہیں لیکن رمضان المبارک میں ان کی حرمت اور گناہ کی شناعت رمضان کی حرمت اور افضل ترین وقت کے لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

برادران اسلام اللہ تعالیٰ کی بندگی و اطاعت پر رمضان و غیر رمضان میں کاربند رہو۔

باقی ص ۳۸ پر